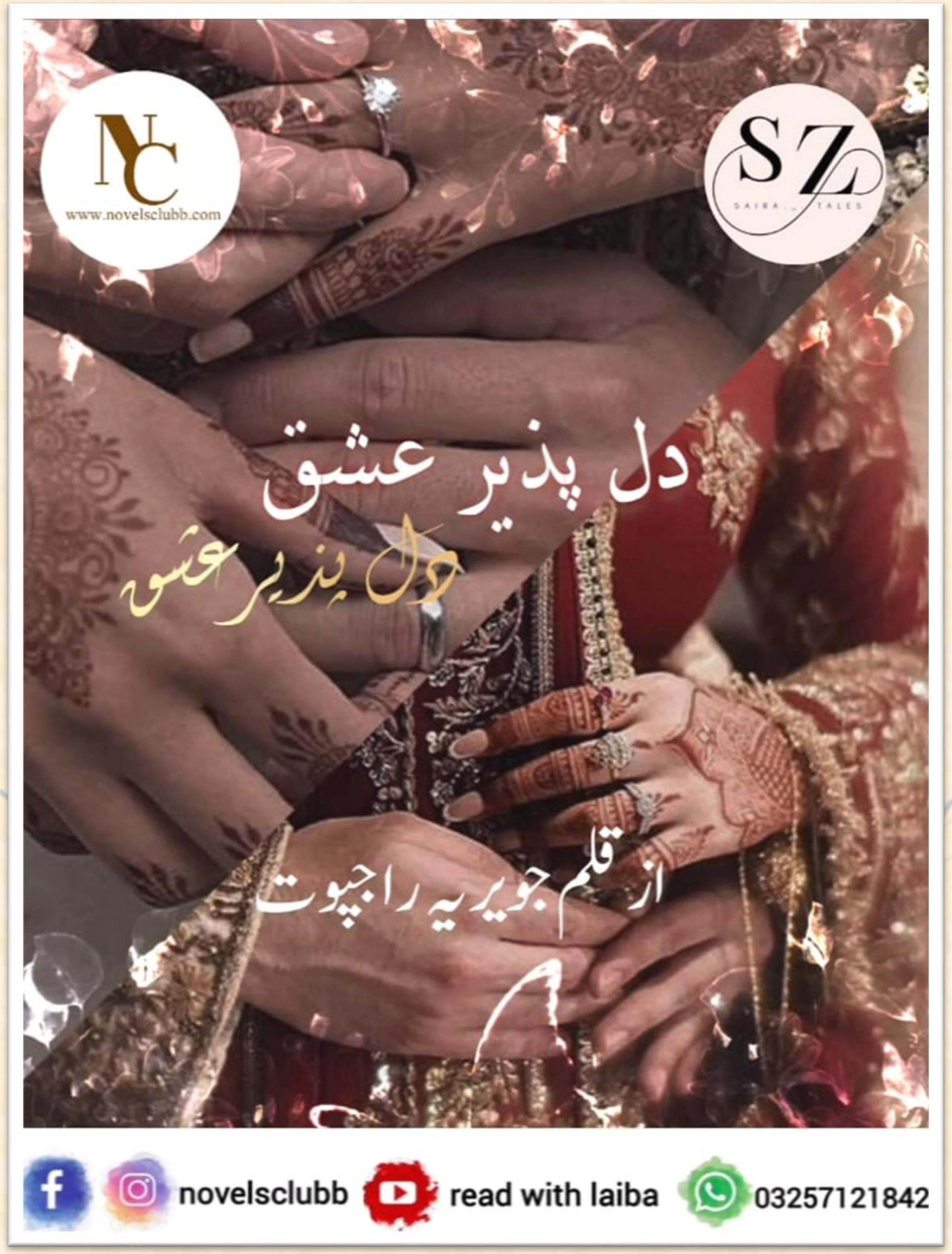

www.novelsclubb.com
SZ
SAIRA TALES
دل پذیر عشق
دل پذیر عشق
از قلم جویریہ راجپوت
novelsclubb
read with laiba
03257121842

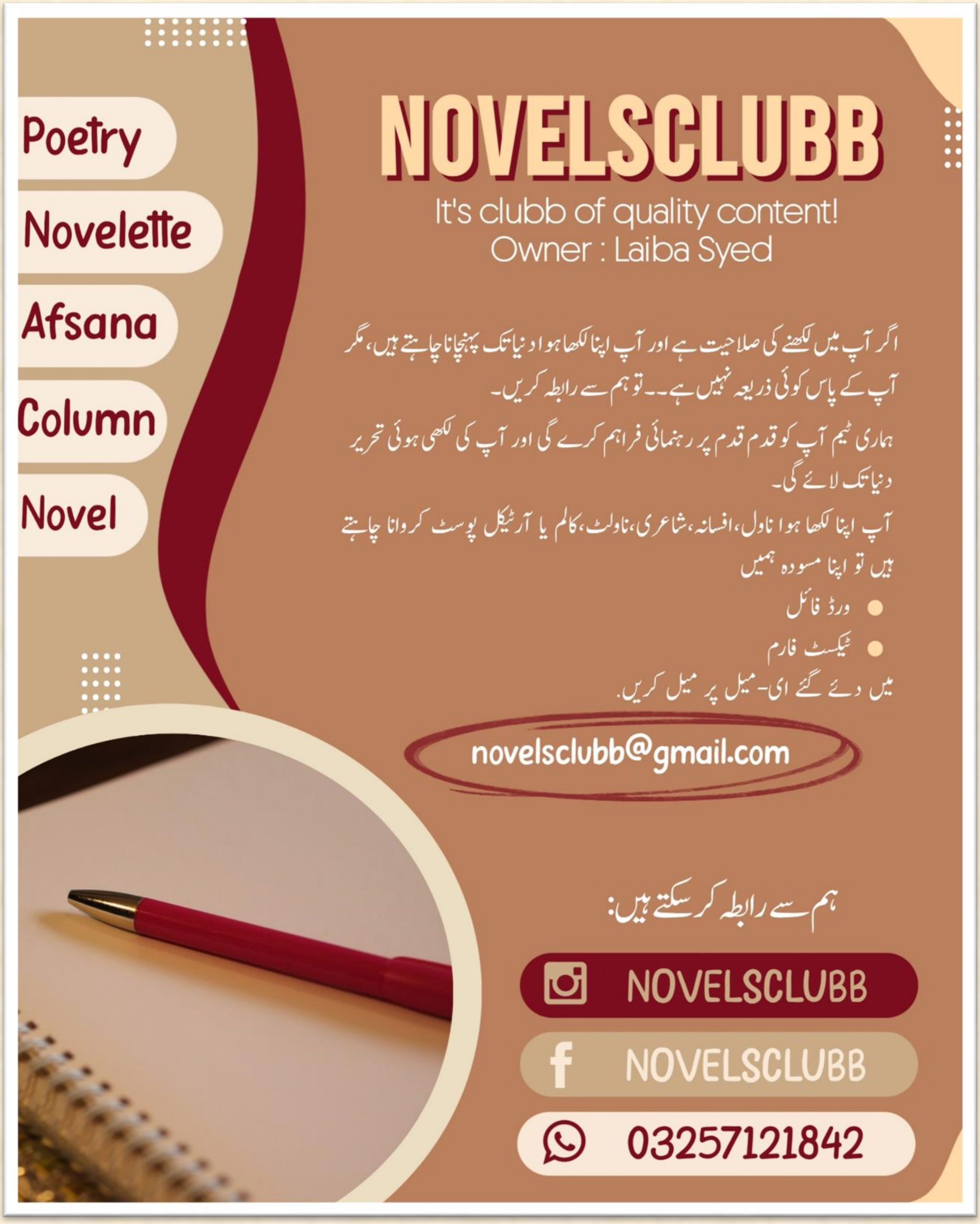
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دل پذیر عشق

از قلم

جویریہ راجپوت

Clubb of Quality Content

ناول "دل پذیر عشق" کے تمام جملہ حق لکھاری "جویریہ راجپوت" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

• دل پذیر عشق از قلم جویریہ راجپوت

عون کبیر اور کمشنر میر پارکنگ میں آئے تو دل پذیر عشق کو گاڑی پر جھکے دیکھ کرر کے جس کی شاید گاڑی خراب ہو گی تھی۔ تم جاؤ اس کی مدد کرو میں نکلتا ہوں کمشنر میر آہستہ آواز میں بولے اور اپنی گاڑی کی طرف بھر گئے جبکہ عون کبیر دل پذیر عشق کی طرف بڑھا۔ آپ کو نہیں لگتا کہ یہ گاڑی اب کسی کام کی نہیں عون کبیر اسے گاڑی پر جھکے دیکھ بولا تو دل پذیر عشق سید ھی ہوئی اور اس کی طرف دیکھا۔ ہم پر فل حال یہ بھی میرے لیے مر سڈیز سے کم نہیں دل پذیر عشق ہنس کر بولی۔ آجائے میں ڈراپ کر دیتا ہوں عون کبیر بولا تو دل پذیر عشق نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر وقت دیکھا جہاں دس بج رہے تھے وہ کافی لیٹ ہو گئی تھی۔ ٹھیک ہے میں بس گاڑی سے چیزیں لے لوں دل پذیر عشق بولی تو عون کبیر نے سر ہلایا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

"ایک بات پوچھوں دل پذیر عشق عون کبیر کی طرف دیکھتے بولی"

جو سنجید گی سے گاڑی چلارہا تھا۔

"ہم پوچھے"

عون کبیر مصروف انداز میں بولا۔

"کیا آپ اپنی والدہ کو ہماری شادی کا نہیں بتائیں گے" دل پذیر عشق بولی اسے پوچھتے تھوڑا عجیب لگ رہا تھا مگر وہ پوچھنا چاہتی تھی۔

عون کبیر نے اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی مگر پھر سے سڑک پر دیکھنے لگا۔

"بی جان بتا دے گی"

عون کبیر مصروف سے انداز میں بولا مگر اس کا لہجہ نہایت سنجیدہ تھا۔

"مجھے معلوم ہے آپ کو اس بارے میں بات کرنا پسند نہیں آئی ایم سوری"

دل پذیر عشق اس کا سنجیدہ لہجہ محسوس کرتے بولی۔

"اس کی ضرورت نہیں آپ میری زندگی میں شامل ہونے جا رہی ہیں چاہے جیسے بھی مگر آپ کو میرے بارے میں سب پتہ ہونا چاہیے آپ بلا جھجک مجھ سے کچھ بھی پوچھ سکتی ہیں" عون کبیر اپنے لہجے کو ہموار کرتے بولا تو دل پذیر عشق نے سر ہلایا عون کبیر نے گاڑی کے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا جہاں ایک گاڑی کب سے ان کے پیچھے تھی اسے کچھ غلط

ہونے کا احساس ہوا۔ "آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کو کم از کم خود کی حفاظت کرنی آنی چاہیے تاکہ کوئی آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے"

عون کبیر پیچھے گاڑی کو دیکھتے دل پذیر عشق سے بولا۔

"پہلے لگتا تھا پر جب سے آپ آئے ہیں اب محسوس نہیں ہوتا مجھے یقین ہے کہ آپ میرے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے گے"

دل پذیر عشق اسے دیکھتے کندھے آچکا کر بولی تو عون کبیر نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا جو کتنی آسانی سے اپنے جذبات کا اظہار کر دیتی تھی۔

"اگر میں کبھی نہ پہنچ سکا تو آپ کو مجھ پر اتنا یقین نہیں کرنا چاہیے"

عون کبیر گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے بولا۔

"مجھے یقین ہے آپ پہنچ جائے گے اور میرا قصور نہیں یہ یقین آپ کا ہی دیا ہوا ہے کیونکہ آپ نے ہمیشہ میری حفاظت کی ہے"

دل پذیر عشق بولی تو عون کبیر نے گہرا سانس لیا بھلا باتوں میں کوئی اس سے جیت سکتا تھا اس کو گاڑی دوسرے راستے پر ڈالتے دیکھ دل پذیر عشق نے بے ساختہ اس کی طرف

دیکھا۔ ہسپتال دوسری طرف ہے دل پذیر عشق اسے دیکھتے بولی۔ جانتا ہوں عون کبیر عالم سنجیدگی سے بولا۔ پھر آپ اس راستے سے کیوں جا رہے ہیں یہ بلکل اس کے آپوزٹ ہے دل پذیر عشق اس کی طرف دیکھتے بولی۔ کیونکہ اس وقت آپ کی جان بچانا زیادہ ضروری ہے نہ کہ ہسپتال جانا عون کبیر عالم بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھتے بولا اسے پورا یقین تھا کہ پیچھے آنے والی گاڑی میں چندہ بائی کے لوگ ہیں۔ کیا مطلب پھر سے نہیں دل پذیر عشق پیچھے دیکھتے بولی۔ فکر مت کرے اس روڈ سے نکل جائے پھر آگے کھلی سڑک ہے جہاں کافی رش ہوتا ہے وہاں کوئی خطرہ نہیں عون کبیر عالم بولا اور اپنے یونیفارم میں لگی گن سامنے ڈیش بورڈ پر رکھی۔

"میری وجہ سے آپ کو بھی پریشانی اٹھانی پر رہی ہے میں نہیں چاہتی اس سب میں آپ کا نقصان ہو"

دل پذیر عشق نم آواز میں بولی جب پیچھے سے فائر ہوا دل پذیر عشق نے اپنی چیخ پر قابو پایا اور ہراساں نظروں سے عون کبیر کی طرف دیکھا۔

"فکر مت کرے آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا" عون کبیر اس کی نظروں میں خوف دیکھتے

بولا جو اسے بلکل اچھا نہ لگا اس نے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھا دی اور آج شاید حالات ان کے حق میں نہیں تھے کیونکہ عون کبیر اپنی گاڑی میں آیا تھا جو کہ بلٹ پروف نہ تھی۔

پاشا کیوں خود پر ظلم کر رہے ہیں آپ اس طرح سے کمزور تو کبھی نہ تھے شیر اسے دیکھتے افسردگی سے بولا جو کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھا تھا صرف مدھم سی لیمپ کی روشنی تھی اور وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔

"تم جانتے ہو شیر جب میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی تو مجھے اپنے دل کی دھڑکنیں سست پڑتی محسوس ہوئی لگا جیسے سانسوں کی ڈور ٹوٹ جائے گی مگر یہ بھی ٹھیک ہے کہ انسان چاہ کر بھی ان سانسوں سے چھٹکارا نہیں پا سکتا جب تک وہ اوپر بیٹھا رب نہ چاہے۔انسان کو چاہیے کے وہ سب کرے لیکن کبھی یکطرفہ محبت نہ کرے کیونکہ سچ میں یہ انسان کو کمزور کر دیتی ہے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا سوائے اس درد کو برداشت کرنے کے اور پھر آخر میں یا تو وہ اس درد کا عادی ہو جاتا ہے یا پھر درد اسے اپنا عادی بنا لیتی ہے دونوں صورتوں میں نقصان صرف چاہنے والے کا ہی ہے اور اس کی منزل صرف عشق کا آخری

اصول ہی ہے یعنی کہ موت جلد یا بدیر کیونکہ اپنے محبوب کو کسی دوسرے کے ساتھ دیکھنا موت کے مترادف ہی ہے اور صرف مر جانا موت نہیں میری نظر میں ہر لمحہ اس درد کو برداشت کرنا موت ہے"

براق پاشا آنکھیں بند کیے ہی بولا اس کی آواز میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی اور یہ کرچیاں صرف اس کے لہجے میں ہی نہیں تھی بلکہ اس کے دل میں بھی پیوست تھی۔

آہ۔۔۔۔! دل پذیر عشق کی چیخ بے ساختہ تھی اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے عون کبیر عالم کی طرف دیکھا جس نے سختی سے اپنے ہونٹ پیوست کیے تھے اور درد پر قابو پایا تھا گولی سیدھا اس کے بازو کو چھو کر گزری تھی عون کبیر نے سامنے کھڑے تین ہٹے کٹے آدمیوں کو اپنی درد سے سرخ پڑتی آنکھوں سے دیکھا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے اس کی گاڑی کا ٹائر گولی لگنے سے بلاسٹ ہو چکا تھا۔ لڑکی کو ہمارے حوالے کر دے اے سی ورنہ جان سے جائے گا ان میں سے ایک آدمی بولا۔

"تو حوالے کرنے کی بات کرتا ہے اس کی طرف دیکھا بھی تو تیری آنکھیں نکال کر کنچے

کھیلوں گا"

عون کبیر سرد آواز میں بولا اور دل پذیر عشق کی طرف دیکھا جو روتے ہوئے ابھی بھی اس کے بازو کو دیکھ رہی تھی۔

"گاڑی میں جا کر بیٹھے محترمہ"

عون کبیر اسے دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

"آپ پلیز خود کی جان کو خطرے میں نہ ڈالے یہ مجھے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں نہ تو میں چلی جاؤں گی"

دل پذیر عشق اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے بولی۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں گاڑی میں جا کر بیٹھے مجھے سختی کرنے پر مجبور نہ کرے محترمہ کیونکہ میں آپ کو ان کمینوں کے حوالے تو ہرگز نہیں کروں گا"

عون کبیر ان تینوں آدمیوں کو سرد نظروں سے دیکھتے دل پذیر عشق سے مخاطب ہوا مگر دل پذیر عشق اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلی ان میں سے دو آدمی آگے بڑھے اور اکٹھے عون کبیر پر حملہ کیا تو اس نے ایک کے پیٹ میں ٹانگ ماری اور دوسرے کے منہ پر مکا جھڑا مگر دونوں

ہی کافی صحت مندی تھے اس لیے انہیں زیادہ فرق نہ پڑا عون کبیر نے اپنے زخمی بازو میں اٹھتے درد پر قابو پایا ان دونوں آدمیوں نے عون کبیر کو بازوؤں سے پکڑا تو اس نے سخت مزاحمت کی جب تیسرا آگے بڑھا اور اس کے گلے میں بے دردی سے کچھ انجیکٹ کیا تو عون کبیر نے اپنی ٹانگ پھر سے ایک آدمی کے پیٹ میں ماری مگر وہ اپنی بھاری ہوتی آنکھوں اور سن ہوتے دماغ سے لڑکھڑایا۔

نن نہیں پلیز انہیں چھوڑ دے آپ مجھے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں نہ میں تیار ہوں پلیز انہیں چھوڑ دے ابھی ان میں سے ایک پھر سے عون کبیر پر گولی چلاتا جب دل پذیر عشق فوراً سے آگے آتے بولی اور عون کبیر کی طرف دیکھا جو اپنے چکراتے سر کے ساتھ انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

"خبردار اگر اسے ہاتھ بھی لگایا تو میں تم سب کو دنیا میں آنے پر پچھتانے پر مجبور کر دوں گا" عون کبیر غرایا اور آگے بھر کر دل پذیر عشق کو بازو سے پکڑ کے اپنے پیچھے کیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا اور دماغ سن ہو رہا تھا مگر اسے خود سے زیادہ اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کی فکر تھی جب وہاں انہیں سامنے سے آتی گاڑیاں دکھائی دی ان تینوں آدمیوں نے فوراً

اپنی گاڑی کی جانب دوڑ لگائی اور فوراً سے اندر بیٹھے۔آج تو تو بچ گئی لڑکی مگر بہت جلد تو چندہ بائی کے پاس ہو گی وہ آدمی گاڑی کی ونڈو سے منہ نکالتے ہوئے بولا اور ان کی گاڑی تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔جب تین گاڑیاں وہاں آکر عون کبیر اور دل پذیر عشق کے پاس آکر رکی جس میں سے کچھ پولیس اہلکار اور ہاشم مرزا تیزی سے ان کی طرف آئے۔تم دونوں ٹھیک ہو ہاشم مرزا پریشانی سے ان دونوں کو دیکھتے بولا تو دل پذیر عشق نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تو ہاشم مرزا نے عون کبیر کو تھاما جس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔ہاشم ان کو سہی سلامت گھر پہنچانا تمہاری ذمہ داری ہے میرے حواس میرا مزید ساتھ نہیں دے رہے عون کبیر جھنجھلا کر بولا کیونکہ اس کا دماغ اب تاریکی میں ڈوب رہا تھا۔ہاشم میں ٹھیک ہوں تم پلیز انہیں پہلے ہسپتال لے کر چلو دیکھو ان کی حالت ٹھیک نہیں دل پذیر عشق عون کبیر کو لڑکھڑاتے دیکھ روتے ہوئے بولی تو ہاشم مرزا نے فوراً سر ہلایا اس نے پولیس اہلکار کی مدد سے عون کبیر کو گاڑی میں بٹھانا چاہا۔میں کیا بول رہا ہوں ہاشم اس کی جان کو خطرہ ہے اسے باحفاظت اپارٹمنٹ تک پہنچا عون کبیر ہاشم مرزا کو دیکھتے بولا اور اپنے قدم روکے جواب بری طرح لڑکھڑا رہے تھے۔خود کی حالت دیکھ اور ابھی بھی جناب کو اس کی فکر ہے پہلے میں تجھے

ہسپتال لے کر جاؤں گا پھر وہی سے دل پذیر کو اپارٹمنٹ چھوڑ آوں گا ہاشم اس زدی انسان کو دیکھتے بولا۔ہاشم میں کیا بکواس کر رہا ہوں میں چلا جاؤں گا ہسپتال تو پہلے اس کو گھر چھوڑ کر آئے گا بعد میں ہسپتال آ جانا مر نہیں رہا میں عون کبیر جنھجلا کر بولا آگے ہی اسے اپنی حالت سے جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی اوپر سے ہاشم کی زد پر اسے غصہ آ رہا تھا۔نہیں میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں آپ کو ہسپتال لے کر جانا زیادہ ضروری ہے دل پذیر عشق نم آواز میں بولی تو عون کبیر نے اپنی بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ نفی میں سر ہلا یا ابھی وہ گرتا کہ ہاشم اور ساتھ کھڑے پولیس اہلکار نے اسے فوراً سے تھاما اور گاڑی میں بٹھایا۔ابراہیم اسے لے کر جلدی سے کسی قریبی ہسپتال میں پہنچو میں کچھ دیر تک آ جاؤں گا ہاشم انسپیکٹر ابراہیم کو دیکھتے بولا تو اس نے فوراً سے سر ہلایا اور گاڑی میں بیٹھا جبکہ دوسرے اہلکار بھی گاڑی میں بیٹھنے لگے۔چلو دل تمہیں چھوڑ کر آوں پہلے ہاشم اسے دیکھتے بولا جو اب جاتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔ہاشم تم پلیز مجھے بھی اپنے ساتھ ہسپتال لے جاؤ مجھے ان کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی دل پذیر عشق بولی تو ہاشم نے گہرا سانس لیا۔ سمجھنے کی کوشش کرو فلوقت تمہارا اپارٹمنٹ میں رہنا زیادہ محفوظ ہے پلیز اس کا خون ضائع مت کرو جو اس نے تمہاری جان

بچانے کے لیے بہایا ہے اگر تم ان آدمیوں کے ہاتھ لگ گئی تو اس کی ساری کوشش ضائع جائے گی جو اس نے تمہیں بچانے کے لیے کی ہے اس لیے شاباش چلو بیٹھو گاڑی میں ہاشم اسے رسانیت سے سمجھاتے بولا تو اس کی بات پر دل پذیر عشق نے سر ہلایا کیونکہ اس کی بات ٹھیک تھی وہ نہیں چاہتی تھی عون کبیر کی کوشش بیکار جائے اس نے اپنی جان کی پرواکیے بغیر اسے بچایا تھا اس لیے اسے اس کی کوششوں ضائع نہیں کرنا تھا۔اس لیے خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ہاشم اور دل پذیر عشق اپارٹمنٹ کے باہر آکر رکے تو دل پذیر عشق نے پھر سے اس کی طرف دیکھا وہ ساتھ جانا چاہتی تھی اسے دیکھنا چاہتی تھی اس کا دل خوف زدہ تھا اس لیے ہاشم کی طرف امید سے دیکھا تو ہاشم نے نظریں چرائی اور دروازہ کھٹکھٹایا کچھ دیر بعد ہی نور بیگم نے دروازہ کھولا۔یا اللہ خیر کیا ہوا ہے آپ دونوں کو یہ خون نور بیگم ہاشم کے کپڑوں اور دل پذیر عشق کے ہاتھوں پر لگے خون کو دیکھتے پریشانی سے بولی۔کچھ نہیں ہوا آنٹی میں آپ کو سب بتاؤں گا مگر فلوقت آپ دل کو کسی صورت باہر نہیں نکلنے دے گی اور کسی کے لیے بھی

Clubb of Quality Content

دروازہ نہیں کھولے گی مختصر یہ کہ دل پذیر عشق کی جان کو خطرہ ہے ابھی مجھے ہسپتال جانا ہے پھر ملاقات ہو گی ہاشم انہیں محتصر سا بتاتے بولا اور باہر کی طرف بھاگا نور بیگم دل پذیر کو لے کر اندر چلی گئی وہ خود کافی ڈر گئی تھیں۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ہاشم ہسپتال پہنچا تو سامنے ہی اسے ابراہیم نظر آگیا وہ اس کی جانب بڑھا۔ کیا کہا ہے ڈاکٹرز نے سب ٹھیک ہے نہ عون کیسا ہے اب ہاشم ابراہیم کو دیکھتے بولا اس کا دوست تکلیف میں تھا ہاشم کا دل کر رہا تھا اسے تکلیف پہنچانے والوں کو صفائے ہستی سے مٹا دے۔ ڈاکٹرز ابھی اندر ہی ہیں بازو کی بینڈ یج کر دی ہے خون بھی کافی بہہ چکا ہے اور جو ڈر گز سر کو دیے گئے ہیں ان کی مقدار کافی زیادہ تھی اس لیے ابھی تک ہوش نہیں آیا ابراہیم نے ہاشم کو ساری تفصیل بتائی تو اس نے گہرا سانس لے کر سر ہلایا اور فون نکالا تا کہ عافیہ بیگم کو بھی اطلاع دے دے آخر اس کی ماں تھیں ان کا حق تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بی جان اور عافیہ بیگم بینچ پر بیٹھی مسلسل کچھ نہ کچھ پڑھ رہی تھی دونوں کی ہی آنکھیں نم

تھیں۔کون تھے وہ لوگ ہاشم مجھے پورا سچ جاننا ہے عافیہ بیگم بینچ سے اٹھ کر ہاشم کے پاس آتے بولی تو ہاشم نے ان کی طرف دیکھا۔لے بھئی ہاشم مرزا بتایا تو اندر بستر پر موجود شخص تجھے مار ڈالے گا اور اگر نہ بتایا تو اس کی اماں تجھے نہیں چھوڑے گی اس لیے بیچ کا رستہ نکال ورنہ تو گیا ہاشم دل میں بولا اور اپنی پچھلی گردن پر ہاتھ پھیرا۔میں کچھ نہیں جانتا آنٹی مجھے بس اس نے لوکیشن بھیجی تھی کہ کچھ لوگ اس کا پیچھا کر رہے ہیں اس لیے میں فوراً سے پولیس اہلکاروں کے ساتھ اس کی بھیجی ہوئی لوکیشن پر پہنچا تو وہ پہلے سے ہی زخمی تھا اور اسے انجیکٹ کیا گیا تھا ہاشم آدھی کہانی بتاتے بولا جبکہ باقی کی وہ کھا گیا تھا۔اس کے ساتھ کون تھا اس وقت آخر کس کی اتنی ہمت ہو گئی جو عافیہ صدیقی کے بیٹے اور اسسٹنٹ کمیشنر عون کبیر عالم پر حملہ کیا عافیہ بیگم غصے سے بولی ان کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا جب بات اولاد پر آتی ہے تو ماں کا یہی حال ہوتا ہے۔ہاشم نے گڑبڑا کر ان کی طرف دیکھا اور پھر بیچارگی سے بی جان کی طرف جو اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ کیسے بتاتا کہ اس کے ساتھ دل پذیر عشق تھی اور اس کو بچاتے ہوئے ہی جناب اندر بستر پر پڑے ہیں۔وہ آنٹی ابھی ہاشم پھر سے کچھ بولتا کہ ڈاکٹر ان کے پاس آکر رکا۔کیسا ہے میرا بیٹا کیا اس کو ہوش آگیا عافیہ بیگم ڈاکٹر کو دیکھتے بے چینی سے بولی

سب ہی ڈاکٹر کے جواب کے منتظر تھے۔ فکر مت کرے مس صدیقی وہ اب بلکل ٹھیک ہیں ہوش آگیا ہے انہیں بس ڈر گز کی مقدار اور زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے بے ہوش تھے مگر کافی ہمت والے ہیں آپ کے بیٹے ڈر گز زیادہ اثر نہیں کیا ان پر ان کی ول پاور کی وجہ سے ڈاکٹر مسکرا کر بولے تو عافیہ بیگم نے بھی مسکرا کر سر ہلایا۔ کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں ہاشم ڈاکٹر کو دیکھتے بولا۔ جی بلکل آپ سب مل سکتے ہیں ان سے ڈاکٹر بولے اور وہاں سے چلے گئے جبکہ باقی سب عون کبیر کہ کمرے کی جانب بڑھے۔

دل پذیر عشق اپنے کمرے کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جس پر اس کا خون لگا تھا اسے یاد ہے جب وہ لڑکھڑا یا تھا تو اس کا بازو پکڑتے اس کے ہاتھ پر خون لگا تھا دل پذیر عشق ایک دفعہ پھر سے شدت سے رو دی۔ میرا آپ کی زندگی میں آنا صرف خطرہ ہے میری وجہ سے آج آپ کی جان جا سکتی تھی میں نہیں چاہتی کہ آپ کو کچھ ہو آج میں نے اپنے دل کو خوف سے دھڑکتے محسوس کیا ہے کسی کو کھو دینے کے خوف سے میں نہیں جانتی کہ میں آپ کے لیے کیا محسوس کرنے لگی ہوں پر ہاں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ

آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں اپنا محفوظ حصار بھی کھو دیتی دل پذیر عشق اپنے ہاتھوں کہ دیکھتے روتے ہوئے بولی رو رو کر اس کی آنکھوں میں اب باقاعدہ جلن ہونے لگی تھی مگر پھر بھی آنکھوں سے آنسوئں بہنا نہیں رک رہے تھے ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہاشم کا فون آیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ عون کبیر کو ہوش آگیا ہے اس لیے وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی کیونکہ وہ کھل کہ رونا چاہتی تھی۔ میں آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں پر میرے دل میں خوف سا ہے کہ کہی پھر سے میری وجہ سے آپ کو تکلیف نہ ہو اس لیے بہتر یہی ہے کہ میں آپ سے دور رہوں اب میں آپ کے سامنے نہیں آؤں گی کبھی نہیں دل پذیر عشق اپنے ہاتھوں کی پشت سے آنسوئں صاف کرتے بولی اور اٹھ کر واشروم میں چلی گئی۔

کیسا ہے میرا بچہ اب بی جان عون کبیر کا ہاتھ چومتے بولی عافیہ بیگم کچھ فاصلے پر کھڑی اسے نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی مگر یہ تھوڑا سا فاصلہ بھی انہیں بہت زیادہ لگا۔ ٹھیک ہوں میں عون کبیر آہستہ آواز میں بولا۔ کیا ضرورت تھی سب کو پریشان کرنے کی میں نے کہا تھا نہ میں ٹھیک ہوں عون کبیر ہاشم کو دیکھتے سنجیدگی سے بولا تو ہاشم نے سر کھجایا۔ کیا ہے بھئی ان کا

حق تھا تمہاری صحت کے بارے میں جاننا اس لیے میں نے بتایا ہاشم کندھے اچکا کر بولا۔ ہاں اس کو کیوں ڈانٹ رہے ہو اگر یہ نہ بتاتا تو میں اس کے کان سرخ کر دیتی بی جان عون کبیر کو گھورتے ہاشم کی طرف دیکھتے بولی تو اس نے فوراً سے سر ہلایا۔ جاؤ اب بی جان کو فوراً سے گھر چھوڑ کر آؤ تاکہ وہ گھر جا کر آرام کرے طبیعت خراب ہو جائے گی ان کی مگر ابھی بی جان کچھ بولتی کہ عون کبیر بیچ میں ہی بول پڑا کوئی اگر مگر نہیں آپ گھر جا رہی ہیں ابھی عون کبیر سنجیدگی سے بولا تو بی جان نے منہ پھلا کر اس کی طرف دیکھا۔ بعد میں پھر آ جائیے گا ابھی چلی جائے طبیعت خراب ہو جائے گی عون کبیر ان کو منہ بناتے دیکھ آرام سے بولا تو انہوں نے سر ہلایا اور ہاشم کے ساتھ چلی گئی۔ عافیہ بیگم بیڈ کے قریب آ کر رکی اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا کیسے ہو اب وہ آرام سے بولی۔ ٹھیک عون کبیر اتنا سا بولا اور آنکھیں موند گیا عافیہ بیگم نے گہرا سانس لیا اور پیچھے رکھے سٹول پر بیٹھ گئی۔ جائے آپ گھر جا کر آرام کرے میری وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں عون کبیر بند آنکھوں سے ہی بولا۔ میں تمہارے پاس رہنا چاہتی ہوں کچھ دیر رہنے دو پھر چلی جاؤں گی عافیہ بیگم نم آواز میں بولی تو عون کبیر نے اپنی آنکھیں کھول کر ان کی طرف دیکھا جواب باقائدہ رو رہی تھیں۔ میں

ٹھیک ہوں اب عون کبیر ان کو دیکھتے بولا اور اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی مگر لہجے کا سرد پن ختم نہ کر سکا۔ میں ڈر گئی تھی مجھے لگا میں نے تمہارے باپ کی طرح تمہیں بھی کھو دیا عافیہ بیگم روتے روتے بولی۔ کیا فرق پڑتا ہے جب وہ تھے تب آپ کو کونسا فرق پڑتا تھا آپ چھوڑ گئی تھی ہمیں یاد ہے میں نے آپ کو بہت روکا تھا پر آپ نہیں رکی آپ چلی گئی مجھے بابا کو چھوڑ کر عون کبیر سنجیدگی سے سامنے دیوار کو دیکھتے بولا۔ جانتی ہوں میری غلطی تھی پر میں تمہارے باپ سے بہت پیار کرتی تھی بلکہ اب بھی کرتی ہوں وہ میرے لیے بہت اہم تھا اس کے جانے کا دکھ صرف تمہیں تو نہیں مجھے بھی ہے وہ میری محبت تھا عافیہ بیگم نم آواز میں بولی۔ جائیں گھر جا کر آرام کرے ابراہیم آپ کو گھر چھوڑ آئے گا عون کبیر بولا وہ مزید ان کے آنسوؤں برداشت نہیں کر سکتا تھا چاہے وہ ان سے ناراض تھا مگر وہ نہیں چاہتا تھا وہ یوں اس کے سامنے روئے وہ کبھی بھی انہیں بے بس نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ عافیہ بیگم کھڑی ہوئی اور اپنے آنسوں صاف کیے اور گہرا سانس لیا دوبارہ آؤں گی تم سے ملنے تم مجھے روک نہیں سکتے خود سے ملنے سے اگر تم زدی ہو تو میں بھی تمہاری ماں ہوں پیچھے نہیں ہٹوں گی عافیہ بیگم مضبوط لہجے میں بولی اور باہر کو چلی گئی۔

ٹھیک ہے اب ہاشم اس کے پاس ہی سٹول پر بیٹھتے بولا وہ گھر سے فریش ہو کر اب آیا تھا۔ ہمم ٹھیک ہوں یوں بار بار سب پوچھ کر مجھے یوں محسوس کروا رہے ہیں جیسے میں کومے میں میں تھا ٹھیک ہوں یار میں بس گولی ہی چھو کر گزری تھی عون کبیر اسے دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

"ہمم بات تو ٹھیک ہے تجھ جیسے مظبوط عصاب والے کو ایک گولی کا چھونا اور گولی بھی وہ جو کسی کے لیے کھائی ہو اور ڈر گز کیا کہتے ہیں" ہاشم مرزا ہنس کر شرارت سے بولا۔

"وہ ٹھیک ہیں نہ"

عون کبیر اسے دیکھتے بولا تو ہاشم نے اس کی آنکھوں میں کچھ تلاش کرنا چاہا مگر وہ ناکام ٹھہرا کیونکہ سامنے بھی عون کبیر عالم تھا جسے جاننا مشکل تھا۔

"ہمم ٹھیک ہے بہت رو رہی تھی آخر تک مجھے اس امید سے دیکھتی رہی کہ ساتھ لے جاؤں"

ہاشم مرزا بولا تو عون کبیر نے سر ہلا یا۔

"مجھے لگتا ہے تجھے دل پذیر عشق سے محبت ہو گئی ہے"

ہاشم مرزا آہستہ آواز میں راضداری سے بولا تو عون کبیر نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بلکل بھی نہیں میرا دماغ خراب نہیں جوان محترمہ سے محبت کروں"

عون کبیر سر جھٹک کر بولا۔

"ہمم پھر تو سچ میں پاگل ہی ہے اس لیے تو اپنی جان کی پرواکیے بغیر اس کی جان بچائی اس کے لیے اپنا بنگلہ تک چھوڑ دیا ایک اے سی سے باڈی گارڈ بن گیا چچ چچ کاش تو اسے محبت ہی کر لیتا تاکہ مجھے اتنا افسوس نہ ہوتا"

ہاشم مرزا شرارت سے بولا۔شٹ اپ ڈیٹیکٹو عون کبیر غرایا۔اوکے باس ہاشم مرزا ہنس کر بولا تو عون کبیر نے اسے سخت گھوریوں سے نوازا۔

صبح دل پذیر عشق کی آنکھ کھلی تو اس نے فوراً ہاشم کو فون ملایا تھا تاکہ عون کبیر کی طبیعت دریافت کر سکے جس پر اس نے بتایا تھا کہ اب وہ پہلے سے کافی بہتر ہے۔کیا مجھے جانا چاہیے دل پذیر عشق مہرین کو دیکھتے بولی وہ دونوں ہی اس وقت ہسپتال میں موجود مہرین کے کیبن میں بیٹھی تھیں۔دل یہ سوال تم مجھ سے تقریباً سو مرتبہ پوچھ چکی ہو اور میں نے سو مرتبہ ہی

تم سے یہی کہا ہے کہ جو تمہارا دل کہتا ہے وہ کرو مہرین اسے دیکھتے بولی جو کب سے بے چین بیٹھی تھی۔یہی تو مسلہ ہے میرا دل کہتا ہے کہ مجھے انہیں دیکھنے جانا چاہیے اور میرا داماغ اس کی نفی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے نہیں جانا چاہیے کیونکہ وہ اس حال میں میری وجہ سے پہنچے ہیں دل پذیر عشق اداسی سے بولی۔

"محبت کرنے لگی ہو ان سے"

مہرین اس کا دکھی لہجہ اور بے چینی کو بغور دیکھتے بولی تو دل پذیر عشق نے دھڑکتے دل سے اس کی طرف دیکھا جس بات کی نفی وہ اتنے دنوں سے کر رہی تھی آج اس کا یوں کسی کے منہ سے سننا اسے خوفزدہ کر گیا۔

"میں نہیں جانتی"

دل پذیر عشق نظریں چرا کر بولی تو اس کے نظریں چرانے پر مہرین گہرا مسکرائی۔

"اچھا چلو یہ بتاؤ عون کبیر عالم تمہارے دل کو کب کب اچھا لگا"

مہرین اس کا خوفزدہ چہرہ دیکھتے بولی تو دل پذیر عشق چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی اور پھر گہرا سانس لیتے آہستہ سے بولی۔

Clubb of Quality Content

"جب انہوں نے برہان کا میری طرف اٹھتا ہاتھ روکا تھا تب جب انہوں نے کہا تھا کہ وہ مجھے کچھ نہیں ہونے دے گے تب جب انہوں نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا"

دل پذیر عشق لمحے کے لیے ٹھہری اور پھر بولی

"تب جب انہوں نے کل بغیر اپنی جان کے خوف کے مجھے بچایا میرے لیے گولی کھائی میں اب بھی حیران ہوں کہ کوئی کسی کو اتنا اچھا کیسے لگ سکتا ہے اور ہر لمحہ ہر گھڑی سارا کا سارا کیسے لگ سکتا ہے"

دل پذیر عشق بولی۔

"کوئی اتنا اچھا تب ہی لگتا ہے جب اسکی جگہ آپ کے دل میں بہت خاص ہو اس سب کا ایک ہی مطلب ہے کہ وہ خاموشی سے تمہارے دل میں جگہ بناتا چلا گیا اور تمہیں پتہ ہی نہیں چلا"

مہرین اس کی سرمئی آنکھوں کو بغور دیکھتے بولی جس میں محبت کی کرنیں چمک رہی تھی۔

بہت کوشش کے بعد بھی دل پذیر عشق خود کو روک نہیں سکی اس لیے اس کی خیریت معلوم کرنے آگئی وہ کیا ہی کر سکتی تھی دل کے معاملوں میں دماغ کی کہاں چلتی ہے اس نے دھیرے

سے ہسپتال کے کمرے کا دروازہ دھکیلا تو عون کبیر جو سنجیدگی سے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا دل پذیر عشق کو دیکھتے اس نے فون پر الوداعی کلمات کہے۔دل پذیر عشق نے اس کے تکیے کے قریب سرخ پھولوں کا گلدستہ رکھا اور پاس رکھے سٹول پر بیٹھ گئی اس نے اس وقت نیلی بیل باٹم جینز اور اوپر سرخ رنگ کا گھٹنوں تک آتا خوبصورت سا سویٹر اور اوپر کالا لانگ کوٹ پہنے سکارف مفلر کی شکل میں گلے میں لے رکھا تھا جبکہ بالوں کا میسی سا جوڑا بنایا تھا اور نیچے سفید جاگرز تھے میک اپ سے پاک چہرہ لیے بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"کیسے ہیں اب"

دل پذیر عشق اس کی طرف دیکھتے بولی۔

"ٹھیک "عون کبیر سنجیدگی سے پھولوں کو دیکھتے بولا اس کی نظروں کا رخ پھولوں کی طرف دیکھتے دل پذیر عشق بولی۔

"آپ کی طبیعت کا معلوم کرنے آئی تھی اس لیے لے آئی امید ہے آپ کو برا نہیں لگا ہو گا"۔

"نہیں مجھے برا نہیں لگا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عون کبیر اسے دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔

"آپ کو یوں اکیلے باہر نہیں نکلنا چاہیے تھا کل کے حادثے کے بعد تو بلکل نہیں۔"

عون کبیر اسے دیکھتے بولا۔

"کسی نے کہا تھا کہ حالات سے بھاگنا نہیں چاہیے بلکہ ان کا مقابلہ کرنا چاہیے"

دل پذیر عشق اسے اس کی بولی ہوئی بات یاد کرواتے بولی تو عون کبیر مدھم سا بلکل مدھم سا مسکرادیا یعنی کہ اب وہ اس کی بات ہی اسے لوٹا کر چپ کرواچکی تھی عون کبیر نے بے ساختہ سوچا اور اس کی طرف دیکھا جو بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے آپ مجھے نظر لگانے آئی ہیں"

عون کبیر سنجیدگی سے بولا تو دل پذیر عشق نے گڑ بڑا کر نظروں کا زاویہ بدلا اور سامنے دیوار کو دیکھنے لگی جبکہ گال مدھم سے سرخ پڑ گئے وہ تو بس یہ دیکھنا چاہ رہی تھی کہ آیا وہ مسکرایا ہے یا اس کی غلط فہمی ہے۔

"میرے آپ کو نظر لگانے کے کوئی ارادے نہیں ہیں اتنے آپ رہ گئے عمر حیات" دل پذیر عشق منہ بنا کر بولی۔ جبکہ اس کے منہ سے عمر حیات کا نام سن کر عون کبیر کا چہرہ مزید

سنجیدہ ہو گیا جیسے اسے بلکل پسند نہ آیا ہو اس کا عمر حیات کہنا۔

"میں نہیں چاہتی کہ دوبارہ میری وجہ سے آپ کی جان کو کوئی خطرہ ہو"

دل پذیر عشق تمہید باندھتے بولی۔

"اور آپ ایسا کیوں چاہتی ہیں جبکہ مجھے مرنے سے بلکل ڈر نہیں لگتا"

عون کبیر اسے دیکھتے بولا۔دل پذیر عشق کا دل کیا کہ کہہ دے کہ وہ اسے کھونا نہیں چاہتی اس حفاظتی حصار کو کھونا نہیں چاہتی جو اس کی صورت میں ہے مگر کہنے اور دل میں سوچنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

"کیونکہ میں ایسا نہیں چاہتی کسی کو میری وجہ سے تکلیف ہو میں ایسا ہرگز نہیں چاہوں گی"

دل پذیر عشق بولی۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا میں آپ کو آپ کے تمام خطرات،ڈر،خوف،مرحومیوں کے ساتھ قبول کر چکا ہوں اور غالباً آپ ہی ایسا چاہتی تھیں اس لیے اب نہ میں قدم پیچھے لوں گا اور نہ آپ کو لینے دوں گا کل نکاح ہے اور ساتھ ہی رخصتی اس لیے تمام خرافات کو دماغ سے نکال کر نکاح کی تیاری کرے"عون کبیر سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولا۔

"آپ میری وجہ سے پریشان ہو گے"

دل پذیر عشق مدھم لہجے میں بولی۔

"فرق نہیں پڑتا ایک اور پریشانی برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں" عون کبیر اس کے چہرے کو دیکھتے بولا جو جھکائے بیٹھے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

"سردیوں میں بلکل بھی برتن اور کپڑے نہیں دھوؤں گی میں"

دل پذیر عشق پھر سے بولی۔

"کوئی بات نہیں میں کر لوں گا بلکہ آپ میرے پاس کھڑی ہو کر کمپنی دے دیجیے گا بس باقی سب مجھ پر ہے"

عون کبیر پھر سے بولا۔

"کھانا بھی بنا لیا کرے گے" دل پذیر اب کی بار اس کی طرف دیکھتے بولی تو عون کبیر نے گہرا سانس لیا۔

" بلکل بھی نہیں وہ آپ بنائیں گی" عون کبیر صاف انکار کرتے بولا۔

"ٹھیک ہے کبھی کبھی" دل پذیر عشق پھر سے بولی۔

"بس تب جب میرا دل کرے گا" عون کبیر بولا۔ "منظور ہے" دل پذیر عشق بولی۔

"اس کا مطلب آپ میری خیریت معلوم کرنے نہیں بلکہ جو آپ کی اس دن کی شرائط رہ گئی تھی وہ پوری کروانے آئی تھیں" عون کبیر تکیے سے ٹیک لگاتے بولا۔

" بلکل بھی نہیں میں تو بس اس لیے آئی تھی تاکہ آپ کو بتا سکوں کہ میں چاہتی ہوں کے آپ ایک دفعہ پھر سے سوچ لے بے شک میں نے شادی کی پیش کش کی تھی مگر مجھے برداشت تو آپ نے ہی کرنا ہے چاہے یہ شادی آپ بی جان کی وجہ سے کر رہے ہیں مگر پھر بھی آپ کی زمہ داری ہو گی میری ہر بات ماننا"

دل پذیر عشق شرارت سے بولی حالانکہ وہ اس کی طبیعت کا ہی معلوم کرنے آئی تھی عون کبیر نے تاصف سے سر ہلایا بولا کچھ نہیں۔ابھی وہ مزید بولتی کہ کمشنر میر اندر داخل ہوئے ان کو دیکھتے ہی دل پذیر عشق کھڑی ہو گئی۔کمشنر میر نے سلام کیا تو ان دونوں نے جواب دیا۔کیسے ہیں آپ انکل دل پذیر عشق انہیں دیکھتے مسکرا کر بولی۔ٹھیک آپ بتاؤ بچے آپ کیسی ہو کمیشنر میر اس کے سر پر پیار دیتے بولے۔الحمدللہ سب ٹھیک آپ بیٹھے دل پذیر عشق پیچھے ہوتے بولی تو کمشنر میر سر ہلا کر سٹول پر بیٹھ گئے۔کیسے ہو کمشنر میر عون کبیر عالم کی طرف

دیکھتے بولے وہ کل بھی آئے تھے اس کی خیریت دریافت کرنے مگر جلد ہی چلے گئے تھے اس لیے آج پھر آئے تھے۔ ٹھیک عون کبیر بولا۔ بس ایک لفظ ہی آتا ہے "ٹھیک" بندہ کوئی خوشدلی سے بتاتا ہے اور آگے سے پوچھتا ہے حال چال مگر نہیں سامنے والے کو دیکھ کر امید رکھنی چاہیے دل پذیر عشق مدھم آواز میں بولی مگر اس کی آواز اتنی ضرور تھی کہ کمشنر میر اور عون کبیر نے واضع سنی کمشنر میر مسکرا دیے۔ میں چلتی ہوں مجھے کافی کام ہے دل پذیر عشق مسکرا کر بولی۔ رک جائیں ہاشم آتا ہی ہو گا اس کہ ساتھ جایئے گا عون کبیر بولا۔ ضرورت نہیں میں کیب پر چلی جاؤں گی دل پذیر عشق بولی۔ بچے ٹھیک کہہ رہا ہے وہ ابھی آپ کو احتیاط کرنی چاہیے اکیلے سفر کرنے سے بلکہ میں کچھ دیر تک جانے لگا ہوں میں چھوڑ دوں گا آپ کو۔ انکل مجھے عادت ہے اکیلے سفر کرنے کی ہمیشہ سے ہی پر اب آپ اتنے پیار سے کہہ رہے ہیں تو میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی دل پذیر عشق پہلے اداسی اور پھر مسکرا کر بولی اس کی دو دفعہ ہی بس کمشنر میر سے ملاقات ہوئی تھی مگر وہ اسے اپنے اپنے سے لگے تھے۔ دل پذیر عشق کی بات پر کمیشنر میر کو ایک دفعہ پھر سے افسوس ہوا ان کی وجہ سے اسے بہت سی مرحومیوں کا سامنہ کرنا پڑا تھا۔

دل پذیر عشق گھر آئی تو سامنے ہی بی جان نور بیگم اور عائیشہ بیگم کہ ساتھ صوفیہ بیگم بیٹھی تھیں اس نے انہیں سلام کیا اور سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔ ماشاءاللہ میرے بیٹے کے لیے اسے خوبصورت لڑکی سچ میں کوئی نہیں ہو سکتی تھی عافیہ بیگم مسکرا کر بولی تو دل پذیر عشق اور باقی سب بھی مدھم سا مسکرا دیے۔ یہ آپ کے نکاح کا جوڑا ہے چونکہ آپ دونوں کی خواہش تھی کہ نکاح سادگی سے کیا جائے زیادہ رش نہ ہو اس لیے صرف گھر کے لوگ اور کچھ قریبی دوست ہیں عافیہ بیگم بولی تو دل پذیر عشق نے سر ہلایا اور ان کے ہاتھ سے نکاح کا جوڑا تھاما۔

یہ جوڑا عون نے خود ہی پسند کیا ہے مجھے امید ہے تمہیں بھی پسند آئے گا بی جان بولی تو دل پذیر عشق نے سر ہلایا مگر وہ حیران ضرور ہوئی تھی کہ اس نے کب پسند کیا۔ نکاح کا جوڑا ہاتھ میں پکڑ کے اس کا دل عجیب سے انداز میں دھڑک رہا تھا وہ خوش بھی تھی کہ اسے عون کبیر عالم کا ساتھ مل رہا ہے مگر دوسری طرف ڈر بھی تھا کہ پھر کہیں اس کی وجہ سے عون کبیر کی جان کو خطرہ نہ ہو۔

لگتا ہے ہماری بچی بہت کم بولتی ہے عافیہ بیگم اسے سوچوں میں دیکھتے بولی تو سب ہنس دیے

جبکہ دل پذیر عشق خود مسکرادی۔ بہن اگر یہ چپ ہے تو غنیمت سمجھے نہیں تو آپ کے کان تھک جائیں گے مگر اس کی زبان نہیں تھکے گی نور بیگم بولی تو دل پذیر عشق نے انہیں خفگی سے دیکھا۔اس کا مطلب ہمارے گھر میں خوب رونق لگنے والی ہے عافیہ بیگم بولی۔ آنٹی میں بلکل زیادہ نہیں بولتی بس جب میں بولتی ہوں تو اگلے کو بولنے کا موقع نہیں ملتا دل پذیر عشق ہنس کر بولی تو سب ہنس دیے۔ غالباً ہم یہی کہنا چاہتے تھے عائشہ بیگم بولی تو دل پذیر عشق نے کندھے آچکا دیے۔

کتنا وقت لگے گا دل پذیر عشق مہندی لگانے والی لڑکی کو دیکھتے بولی جسے مہرین نے خاص بلایا تھا تاکہ دل پذیر عشق مہندی لگوا سکے۔ بس کچھ دیر میم وہ لڑکی بولی تو دل پذیر عشق نے سر ہلایا۔ دلہے کا نام بھی بتادے مہندی والی لڑکی بولی تو دل پذیر عشق کچھ کنفیوز سی ہو گئی جبکہ دل بھی زور سے دھڑکا وہ چاہتی تھی نام لکھوانا مگر دوسری طرف دل میں یہ بھی خیال آیا کہ کہیں عون کبیر کو برا نہ لگ جائے۔

"آپ لکھے جناب کی محترمہ"

مہرین شرارت سے بولی تو مہندی والی لڑکی نے سر ہلایا جبکہ دل پذیر عشق نہیں نہیں کرتی رہ گئی۔

"یار وہ کیا سوچے گے میں نے ان کا نام لکھوالیا" دل پذیر عشق مہرین کو دیکھتے بولی مہندی اس کی مکمل ہو چکی تھی ہتھیلی پر "جناب کی محترمہ" لکھا بہت خوبصورت لگ رہا تھا جبکہ عون کبیر کا نام مہندی میں ہی چھپایا گیا تھا۔

"جو مرضی سوچے بھئی تمہارا حق ہے ان کا نام لکھوانا تم نہیں لکھواؤ گی تو کیا ساتھ والی پروسن لکھوائے گی"

مہرین اسے گھورتے بولی۔"وہ کیوں لکھوائے گی ظاہر ہے میرے ہونے والے میاں ہیں تو میں ہی لگواؤں گی نہ"

اس کی بات پر دل پذیر عشق جھٹ سے بولی تو مہرین ہنس دی۔

"چل اب تب تک ایسے ہی جمی رہ جب تک تیرے سیاں جی کہ نام کی مہندی سوک نہیں جاتی" مہرین اسے چھیڑتے بولی تو دل پذیر عشق کے گال اس کے سیاں کہنے پر سرخ پڑ گئے۔

کچھ دیر پہلے ہی عون کبیر کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا کیونکہ اس کے مطابق وہ زیادہ دیر ہسپتال نہیں رہ سکتا تھا اور ڈاکٹر نے اس کی سٹرانگ ول پاور کی وجہ سے بتایا تھا کہ وہ اب کافی بہتر ہے اور کل ویسے بھی اس کا نکاح تھا اس لیے وہ گھر جانا چاہتا تھا اور یہی ایک وجہ تھی جس کی وجہ سے سب راضی ہو گئے تھے اس کے جلد گھر آنے پر۔ عون کبیر نے ٹیرس کا دروازہ کھولا اور چلتا ہوا گرل کے پاس آ کر رکا اور گہرا سانس لیا۔ بندے کو ایک گولی کیا لگ جائے ایسا بستر پر ڈالتے ہیں جیسے خدانخواستہ کومے میں جانے والا ہو عون کبیر بر بڑایا ہسپتال میں اس نے ایک اور آدھا دن بھی بڑی مشکل سے گزارا تھا۔ دل پذیر عشق جو مہندی دھونے کے بعد ٹیرس پر آئی تھی عون کبیر کو کھڑا دیکھ کر چونکی۔

"آپ کو ڈسچارج کر بھی دیا" دل پذیر حیرت سے بولی۔

"آپ کیا چاہتی تھی کل نکاح ہسپتال میں ہی پڑھ لیا جائے" عون کبیر اسے دیکھتے بولا جب نظر اس کے ہاتھوں پر پڑی جس پر مہندی کا کافی گہرا رنگ آیا تھا۔ دل پذیر عشق نے اس کی نظریں اپنے ہاتھوں پر دیکھی تو فوراً سے شال کے نیچے کر لیے اس کی حرکت پر عون کبیر نے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"آپ کو میرے ہاتھوں پر لگی مہندی کو نہیں دیکھنا چاہیے تھا"

دل پذیر خفگی سے بولی۔

"آپ ایسا کرتی مہندی لگانے کے بعد ہاتھ اتار کر الماری میں رکھ دیتی تاکہ کوئی نہ دیکھے"

عون کبیر اس کی بات پر سنجیدگی سے بولا۔

"نہایت ہی برے لگتے ہیں جب یوں محلے کی عورتوں کی طرح طنز کرتے ہیں"

اس کی بات پر دل پذیر عشق ناک سکوڑتے بولی۔"مہندی والی نے کہا تھا اگر آپ پہلے ہی میری مہندی دیکھ لے گے تو بعد میں آپ کو اچھی نہیں لگے گی"دل پذیر عشق اسے دیکھتے بولی۔

"یہ سب باتیں ہیں محترمہ جسے اچھا لگنا ہو اسے سو بار دیکھنے کے بعد بھی وہ چیز اتنی ہی اچھی لگتی ہے جتنی پہلی بار میں لگتی ہے"عون کبیر کندھے آچکا کر سنجیدگی سے بولا۔

"مہندی والی نے پوچھا تھا کہ دلہے کا نام بتائیں"دل پذیر عشق آہستہ سے بولی تو عون کبیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"مہرین نے آپ کا نام لکھوا دیا"

دل پذیر عشق بولی اور عون کبیر کے تاثرات دیکھنے لگی۔

"ظاہر ہے جب قربانی کا بکرا میں ہوں تو نام بھی میرا ہی لکھا جائے گا" عون کبیر اسے دیکھتے بولا۔ "اگر میں نے بھی آپ کو سہی سے قربان نہ کیا نہ تو مجھے دل پذیر عشق مت کہیے گا"

اس کی بات پر دل پذیر عشق ترخ کر بولی۔

"ٹھیک ہے میں آپ کو محترمہ کہہ لوں گا جناب"

عون کبیر ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے بولا اور اس کے چہرے کو دیکھنے لگا جس پر خفگی ہی خفگی تھی۔ وہ اسے خفا خفا سی بہت پیاری اور دل کے قریب لگی۔

"ویسے آپ کو نہیں لگتا کہ مہندی میں نام اسی کا لکھوانا چاہیے جسے محبت ہو" عون کبیر بولا۔

"ہاں تو آپ بھی تو مجھے اچھے لگتے ہیں نہ"

دل پذیر عشق جھٹ سے بولی "محبت" کی جگہ اس نے "اچھے" کا لفظ استعمال کرنا بہتر سمجھا۔

"اچھا لگنے اور محبت میں بہت فرق ہوتا ہے"

عون کبیر کندھے آچکا کر بولا جبکہ آج پھر اس کے یوں کھلے عام کہنے پر وہ اندر ہی اندر حیران ضرور ہوا تھا۔

"اس بات کا جواب میں پھر کبھی آپ کو دوں گی سمجھے آپ کا مجھ پر ادھار ہے "

دل پذیر عشق اسے دیکھتے بولی تو عون کبیر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا شاید وہ کچھ اور سننا چاہتا تھا۔

"خیر اب آپ کو سو جانا چاہیے آپ کی مہندی والی لاجک تو مجھے سمجھ نہیں آئی مگر ہاں شادی سے پہلے ہونے والے شوہر کے سامنے آنے سے لڑکی کی خوبصورتی کم ہو جاتی ہے یہ ضرور سنا میں نے "عون کبیر اسے دیکھتے بولا۔

"دیکھنے والے کی نظریں خوبصورت ہونی چاہیے جناب خوبصورتی کا کیا ہے وہ آج ہے کل ڈھل جائے گی " نظروں کی خوبصورتی "زیادہ معنی رکھتی ہے "دل پذیر عشق اسے دیکھتے مسکرا کر بولی تو اس کی بات پر عون کبیر سچ میں لاجواب ہو گیا۔وہ "دل پذیر عشق "ہی تھی جو "عون کبیر عالم "کو بیک وقت حیران اور لاجواب کر سکتی تھی عون کبیر نے بے ساختہ سوچا ورنہ اس کے بارے میں مشہور تھا اس کہ اس کے سامنے لوگوں کے الفاظ گڈ مڈ ہو جاتے تھے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842